رئیس احمد جعفری

نقد و نظر

عمرو بن العاص

مصر کے ڈاکٹر حسن ابراہیم نے تاریخ اسلام کی ایک نہایت ہی اہم شخصیت حضرت عمرو بن العاص پر ایک کتاب تحریر کی ہے۔ مصر کے اربابِ علم کی یہ خصوصیت ہے کہ وہ جس موضوع پر قلم اُٹھاتے ہیں اُس سے متعلق جتنا مواد بھی عربی، فرنچ اور انگریزی زبان میں مل سکتا ہو اُسے پیش نظر رکھ کر اور اُس سے پورا استفادہ کر کے قلم اُٹھاتے ہیں۔ پیش نظر کتاب کے فاضل مصنف نے بھی یہ کتاب اسی طرح لکھی ہے اور کوئی شبہ نہیں اُنھوں نے اپنے نقطۂ نظر کو زیادہ سے زیادہ مدلّل اور مستند طور پر پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔

مصر کے اربابِ قلم پاکستانی اور ہندوستانی مصنّفین کے مقابلہ میں زیادہ صاف گو، زیادہ بے باک بلکہ بے دھڑک واقع ہوئے ہیں۔ ہمارے علماء عہدِ خلافتِ راشدہ اور دورِ اموی پر جب قلم اُٹھاتے ہیں تو بہت زیادہ احتیاط، حفظِ مراتب اور حسنِ ظن کا اظہار کرتے ہیں۔ مثلاً حضرت عثمانؓ کے عہدِ خلافت میں جو ہنگامہ آرائیاں، فتنہ طرازیاں اور شورشیں عالمِ وجود میں آئیں اُس کا ذکر بڑی تفصیل سے کرینگے لیکن اُن کے قلم سے کوئی حرف ایسا نہیں نکلیگا جس سے حضرت عثمانؓ کی جلالتِ شان پر کوئی حرف آتا ہو۔ اسی طرح امیر معاویہ کے دور میں فتنۂ ولیعہدی نے جو قیامتیں ڈھائیں اور اس سلسلہ میں شام سے مدینہ تک رائے عامہ میں جو اضطراب پیدا ہوا اور امیر معاویہ نے حسب دلخواہ ولیعہدی کے مسئلہ کو طے کرنے کے سلسلہ میں جو اقدامات کئے اُن کا ذکر پورے جزئیات تک کے ساتھ ملے گا لیکن قلم سے کوئی بات ایسی نہیں نکلے گی جس سے امیر معاویہ کی ذات پر کوئی الزام عائد ہوتا ہو۔ بالکل یہی انداز دوسری اہم اور نزاعی شخصیتوں کے سلسلہ میں اختیار کیا جاتا ہے۔ لیکن مصری مصنّفین اس اصول کی پابندی نہیں کرتے وہ اپنی رائے کا اظہار بے جھجک کرتے ہیں خواہ وہ کتنی ہی جلیل القدر شخصیّت کے خلاف کیوں نہ ہو۔ مصری کے محاضرات اور طٰہٰ حسین کی تاریخی تصانیف ہمارے اس دعوے کا ناقابلِ تردید ثبوت ہیں۔

پیش نظر کتاب کے مصنّف بھی اس خصوصیت میں اپنے معاصرین سے کسی طرح کم نہیں اس کتاب میں مواد بہت زیادہ ہے۔ تحقیق اور تدقیق کا جہاں تک تعلق ہے بلا تامل کہا جا سکتا ہے مصنّف نے حق ادا کر دیا ہے اور اپنے نقطۂ نظر کو بڑے سلجھے ہوئے انداز میں پیش کیا ہے۔ لیکن واقعات اور حقائق پر خود مصنّف کے افکار و آرا جہاں جہاں غالب نظر آتے ہیں وہاں فکر کی کجی، نظر کی کوتاہی اور رائے کی کمزوری نمایاں ہے ایسے مواقع کم ہیں لیکن ہیں۔